بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

# الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ — بشیرؔ روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۸ ہجرت ۱۳۴۵ ہش | ۱۶ محرم ۱۳۸۶ھ | ۸ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۰۶

... پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

## ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا اور خدا سے دعا نہیں مانگتا وہ خطرہ میں ہے

## دعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں رشتہ پیدا کرتی ہے

"دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی نیک صحبت میں رہنا چاہیئے سب تعصبوں کو چھوڑ کر دنیا سے الگ ہو جاوے۔ جیسے جہاں طاعون پڑی ہوئی ہو اور کوئی شخص وہاں سے الگ نہیں ہوتا ہے تو وہ خطرہ کی حالت میں ہے اسی طرح جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا اور اپنی زمین میں تبدیلی نہیں کرتا اور الگ ہو کر نہیں سوچتا کہ کس طرح پاک زندگی پاؤں اور خدا سے دعا نہیں مانگتا وہ خطرہ کی حالت میں ہے دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔ اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے لیکن جو قدم رکھتا ہے تو پھر اس کے لئے دعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۲۷۴-۲۷۵)

مسجد ڈنمارک کا سنگ بنیاد رکھنے کے بابرکت موقعہ پر

# ربوہ میں احمدی خواتین کا عظیم الشان جلسہ اور پُرسوز اجتماعی دُعا

## خواتین سے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا ایمان افروز خطاب

ربوہ — مورخہ ۶ مئی کو ربوہ کی احمدی خواتین نے اپنے ایک خاص جلسہ میں مسجد ڈنمارک کی تکمیل اور ہر لحاظ سے اس کے بابرکت ہونے کے لئے پُرسوز اجتماعی دعا کی۔ یہ مسجد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کے مبارک عہد خلافت پر ۱۹۶۵ء میں نصف صدی پوری ہونے کی خوشی میں حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تحریک پر احمدی مستورات کے چندہ سے تعمیر کی جا رہی ہے۔ ۶ مئی ۱۹۶۶ء کی تاریخ اس کا سنگ بنیاد رکھنے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔

خواتین کا یہ عظیم الشان جلسہ مورخہ ۶ مئی کو بعد نماز جمعہ ۱/۲ ۲ بجے لجنہ مرکزیہ کے ہال میں زیر صدارت محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ اس میں احمدی خواتین کثیر تعداد میں بڑے ذوق و شوق سے شامل ہوئیں۔ جلسے کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ جس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے ایک نہایت ہی ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے پہلے اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان کا ذکر کیا کہ اس نے کاسر صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ عیسائیت کی شکست اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے سامان مہیا کئے اور پھر آپ کے مسیحی نفس فرزند حضرت مصلح موعود رض کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک اسلام پھیلایا اور جگہ جگہ مساجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

آپ نے فرمایا یہ مسجد جو کہ کلیۃً احمدی مستورات کے چندہ سے تعمیر ہو رہی ہے اس لحاظ سے خاص طور پر یادگار رہے گی کہ اللہ تعالیٰ نے نصف صدی تک ہمیں حضرت مصلح موعود رض کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ آئیے ہم سب مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو نہ صرف ڈنمارک کے لئے مبارک کرے بلکہ اسے یورپ کے تمام ممالک میں اسلام پھیلانے کا ذریعہ بنائے۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مسجد ڈنمارک کے لئے پہلے دو لاکھ روپے کا اندازہ تھا۔ لیکن اب تین لاکھ روپے کے خرچ کا اندازہ ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس وقت تین لاکھ سے زائد وعدے ہو چکے ہیں اور وصولی ۲ لاکھ ۵۳ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ لیکن اب بھی بہت سی ایسی عورتیں موجود ہیں جنہوں نے اس میں حصہ نہیں لیا۔ میری یہ خواہش ہے کہ کوئی احمدی عورت ایسی نہ رہے۔ جسے اس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل نہ ہو۔

آپ نے مزید فرمایا ہمیں نظام وصیت میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور تحریک جدید میں بھی ضرور حصہ لینا چاہیئے تاکہ دنیا میں صحیح طور پر اسلام کی اشاعت ہو سکے۔ جلسہ میں نعیمہ وردہ صاحبہ زرینہ بخاری صاحبہ اور امۃ القدیر صاحبہ نے جناب ثاقب صاحب زیروی اور چوہدری عبدالسلام اختر کی وہ نظمیں بھی پڑھ کر سنائیں جو انہوں نے خاص اس موقعہ کے لئے لکھی تھیں۔ جلسہ میں شروع سے آخر تک خوشی و مسرت اور رقت بھرے جذبات کی وجہ سے ایک خاص کیفیت چھائی رہی۔ نہایت درجہ سوز و گداز سے معمور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ ...

## اخبار احمدیہ

• ربوہ ۷ مئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

• کل حضور ایدہ اللہ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے سورۃ التغابن کی آیت فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ اور اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے جماعتوں کے عہدہ داران اور افراد کو تین ہفتوں کے اندر اندر صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کا ۱/۲ ۳ لاکھ کے قریب بقایا پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی — حضور نے ۸ اپریل کو خطبہ جمعہ میں جماعتوں اور احباب کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنے چندوں کی رقوم جلد از جلد ادا کریں تاکہ بجٹ میں ۱/۲ ۳ لاکھ روپے کی جو کمی ہے وہ اپریل کا مہینہ ختم ہونے سے پہلے پہلے پوری ہو جائے۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں نے اس تندہی اور محنت سے کام کیا اور احباب جماعت نے بھی اس قدر والہانہ طور پر اپنے حصہ کی رقوم ادا کیں کہ تین ہفتے کے اندر اندر بجٹ آمد میں نہ صرف ۱/۲ ۳ لاکھ روپے کی کمی پوری ہو گئی۔ بلکہ وصولی کی مقدار بجٹ کی مقررہ حد سے بھی تجاوز کر گئی۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد عہدہ داروں اور افراد جماعت کی فرض شناسی پر اظہار خوشنودی فرمایا۔

• مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس سالہا سال تک بیرونی ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج مورخہ ۷ مئی ۱۹۶۶ء شام کو بذریعہ ایکسپریس ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔ احباب بکثرت ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کے استقبال میں شریک ہوں۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ مئی ۱۹۶۶ء

# پیشوایانِ مذاہب کی توہین

اسلام میں تصویر کشی حرام قرار دی گئی ہے۔ اس کی ظاہری وجہ یہ ہے کہ تصویر کشی اکثر گزشتہ زمانہ میں بت پرستی کا ذریعہ بنتی رہی ہے بلکہ آج بھی ایسی اقوام موجود ہیں جو بت پرستی کرتی ہیں۔ تاہم فوٹو گرافی کی ایجاد سے انسانوں کی صحیح فوٹو لینا عام طور پر رواج پا چکا ہے۔ علاوہ ازیں خیالی تصاویر بنانا بھی پہلے کی نسبت شاید زیادہ کثرت سے رواج پا گیا ہے۔ اکثر مصور کتب شائع کی جاتی ہیں۔ تاریخ کے علاوہ ناولوں اور کہانیوں کو مصور شائع کیا جاتا ہے۔ یہ رواج قدیم سے چلا آیا ہے۔ چنانچہ بہت سی پرانی کتب مصور لکھی جاتی رہی ہیں اور بعض تو مصوری کے نقطۂ نظر سے بہت قیمتی خیال کی جاتی ہیں۔ اب تو یہ روزمرہ کا رواج ہو گیا ہے۔

اس طرح تصویر کشی کئی ایک نقاط نظر سے دنیا میں چلی آئی ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم نے لکھا ہے۔ یہ بت پرستی کی وجہ بھی بنتی رہی ہے۔ چنانچہ ہندوؤں میں دیوتاؤں کی تصاویر اور عیسائیوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم کی تصاویر بت پرستی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ اسلام نے اسی امکان کی وجہ سے تصویر کشی کو ممنوع قرار دیا ہے۔ تاہم اس زمانہ میں چونکہ عام طور پر بت پرستی کے امکانات کم ہو گئے ہیں اور بت پرست اقوام بھی بت پرستی کو جہلا تک ہی محدود کر رہی ہیں۔ اس لئے بعض اہل علم حضرات کے نزدیک فوٹو کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک خاص غرض کے لئے اپنی فوٹو کو جائز قرار دیا ہے مگر اس پر یہ پابندی لگا دی ہے کہ گھروں وغیرہ میں اس کا لٹکانا درست نہیں۔ اپنی فوٹو کو جائز قرار دینے کی غرض جو بتائی ہے وہ صرف یہ ہے کہ بعض دانشمند لوگ انسان کے حلیہ سے اس کے خیالات اور ذہنیت کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ اس لئے اگر محض اس غرض کے لئے فوٹو استعمال کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

بہر حال تصویر کشی اسلام میں ممنوع ہے۔ خاص کر کوئی مسلمان پسند نہیں کر سکتا کہ انبیاء علیہم السلام کی تصاویر بنائی جائیں۔ خاص کر اس لئے بھی کہ یہ تصاویر جو اب بنائی جاتی ہیں محض خیالی ہوتی ہیں اور مصور اپنے خیال کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔ اسی وجہ سے جب کبھی امریکہ یا یورپ والوں نے کسی نبی کی تصویر شائع کی ہے مسلمانوں نے اس کے برخلاف ہمیشہ احتجاج کیا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خیالی تصویر امریکہ میں جب شائع کی گئی۔ تو پھر بھی مسلمانوں نے احتجاج کیا۔ اس کی بڑی وجہ تو یہ ہے کہ مسلمان یہ پسند نہیں کرتے کہ انبیاء علیہم السلام کی خیالی تصاویر بنائی جائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت کرشن علیہ السلام کی خیالی تصاویر کو بھی ناجائز سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان تصاویر کو ان کے مذاہب والے پوجتے ہیں اس لئے مسلمان کسی کے مذہب میں دخل اندازی نہیں کرنا چاہتے ورنہ مسلمانوں کا ان لوگوں کو بھی مشورہ یہی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی خیالی تصاویر نہ بنائیں جس کا نقصان ظاہر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان تصاویر کو بت بنا کر پوجتے ہیں اور یہ محض آرٹ برائے آرٹ نہیں رہتا بلکہ روحانیت کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔ مسلمانوں نے اس امر کا اتنی بار اظہار کیا ہے۔ اور غیر مسلموں کو بار بار بتایا جاتا ہے کہ وہ خاص کر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر کی اشاعت قطعاً برداشت نہیں کر سکتے۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ امریکہ اور یورپ ہی نہیں بلکہ ہمارا ہمسایہ ملک بھارت بھی اس کو نہیں سمجھ سکا۔ اور آئے دن وہاں سے ایسی خبریں آتی رہتی ہیں کہ فلاں شخص نے نہ صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے بلکہ آپ کی خیالی تصویر بھی شائع کی ہے۔

بھارت کا بڑا دعویٰ ہے کہ وہ سیکولر ملک ہے اور اس میں کسی مذہب والے کی دلشکنی جائز نہیں ہوگی۔ قانوناً تو یہ صحیح ہوگا مگر کیا یہ افسوسناک نہیں ہے کہ اس ملک کے بعض متعصب لوگ بھارت کے پانچ کروڑ سے زائد مسلمان باشندوں کے مذہب کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔

ابھی حال کی خبر ہے کہ صوبہ بہار کے سکولوں کے لئے نصاب کی ایک کتاب "گیان اودے بیسک ایماس" نامی شائع کی گئی ہے۔ جس میں نہ صرف سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خیالی تصویر شائع کی گئی ہے بلکہ آپ کی ذات گرامی کے بارے میں بھی توہین آمیز الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ ہم بھارت کی سیکولر حکومت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسی باتوں کا جلد از جلد سدباب کرے اور ایسا قانون وضع کرے کہ پھر کوئی شخص دوسرے مذاہب کی اس طرح دل آزاری نہ کر سکے۔

ہمارا خیال ہے کہ شاید غیر مسلم جو تصویر کشی حتیٰ کہ تصویر کی پوجا میں بھی کوئی حرج نہیں سمجھتے مسلمانوں کے اس جذبہ کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ وہ تو یہ سوچتے ہوں گے۔ کہ یہ عجیب قوم ہے بھلا تصویر سے کیا ہوتا ہے۔ یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلام میں سب سے بڑا جرم "شرک" ہے۔ اور چونکہ انبیاء علیہم السلام کی تصاویر بت پرستی کی طرف راغب کرتی ہیں۔ اور اکثر قومیں اپنی نبیوں کو پوجتی آئی ہیں۔ اس لئے قرآن کریم میں خاص طور پر حکم دیا گیا ہے۔ کہ اے مسلمانو تم بھی دوسروں کی طرح کہیں اپنے نبیوں کو پوجنا نہ شروع کر دینا اور کسی نبی نے یہ کبھی نہیں کہا کہ میری پوجا کرو اور مجھ کو اپنا خدا بنا لو۔ چنانچہ قرآن کریم میں خاص کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق میں اس امر کی بڑی وضاحت کی گئی ہوئی ہے۔ اس لئے ایک مسلمان نہ صرف قطعاً برداشت نہیں کر سکتا کہ کسی نبی خاص کر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویریں شائع کی جائیں۔ اور ایسی صورت میں جبکہ یہ تصویریں صرف مصور کے اپنے تصورات کی نمائندگی کرتی ہیں۔ اور اس کو حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ کسی نبی علیہ السلام کی ایسی تصویر بنانا تو لازماً بت پرستی کا پیش خیمہ بن جاتا ہے۔ اس لئے اسلام نے انبیاء علیہم السلام کی پوجا کو سختی سے منع کیا ہے۔ کیونکہ یہ شرک میں داخل ہونے کا نہایت قریبی اور آسان ذریعہ ہے۔

# ام الخبائث کی قدردانی

مندرجہ بالا عنوان کے تحت "صدق جدید" لکھنؤ کا ایک نوٹ ملاحظہ ہو۔

"کچھ اعداد ایک لاہوری روزنامہ سے پچھلے سال مغربی پاکستان میں شراب ۷ لاکھ ۲۸ ہزار ۱۷۰ گیلن استعمال کی گئی۔"

اور آگے تفصیل ہے کہ اس میں دیسی کتنی تھی اور ولایتی کتنی اور قسمیں فلاں فلاں اور ولایتی شراب کی درآمد پر زرمبادلہ ۲۶ لاکھ ۲۱ ہزار ۷۶۱ روپے صرف ہوا اور یہ اعداد ایک اپنے کو اسلامی ملک کہلانے والے کے ہیں!

— ذمہ داری حکومت پر جیسی کچھ ہے ظاہری ہے لیکن سو فیصدی حکومت پر ہی نہیں۔ اگر مسلم پریس متفقہ طور پر مخالفت کرتا اور جتنی بھی اسلام پسند جماعتیں ہیں۔ مثلاً جمعیۃ علماء اسلام نظام اسلام وغیرہ اور سب سے بڑھ کر فعال جماعت اسلامی اگر سب دوسرے سیاسی الجھاؤوں میں پڑنے کی بجائے اپنی متحدہ کوششیں اسی ایک محاذ پر صرف کر دیتیں تو ناممکن تھا کہ اعداد کی یہ میزان باقی رہ جاتی۔" (صدق جدید لکھنؤ ۲۹ اپریل ۱۹۶۶ء)

شراب اسلام میں حرام ہے اور پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اس لئے اس ضمن میں زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ صدق جدید نے جو یہ کہا ہے۔ کہ اگر پریس اور اسلامی قسم کی جماعتیں سیاسی الجھاؤں میں پڑنے کی بجائے متحدہ کوششیں اسی محاذ پر لگا دیتیں تو پاکستان میں آئی شراب کی کھپت کی میزان اتنی بڑی نہ دیتی۔ بڑی پر حکمت بات ہے۔ بات یہی ہے کہ مسلمانوں میں جو جماعت اسلام کے نام پر اٹھتی ہے۔ وہ سیدھی سیاست کے سمندر میں تیرنے لگتی ہے۔ اور چاہتی ہے کہ پہلے اقتدار پر قبضہ کرو۔ اس کے بغیر اصلاح ممکن ہی نہیں۔ حالانکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یورپ اور امریکہ میں جتنی اخلاقی اصلاحات ہوئی ہیں۔ وہ سیاسی لیڈروں نے حکومت کے ذریعہ نہیں کیں بلکہ ان اصلاحات کے لئے کوششیں کرنے والے معمولی آدمی ہوئے ہیں۔ مثلاً یورپ میں غلامی کی بندش صرف ایک شخص کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح پبلک سپرٹ کے لوگوں نے بڑے بڑے مفید ادارے قائم کر رکھے ہیں۔ جو شروع میں محض ایک شخص کے خیال کے مرہون تھے۔ مگر ہمارے ملک میں اسلام کے نام پر جو اٹھتا ہے۔ سب سے پہلے اقتدار پر قبضہ کرنے کو اپنا نصب العین بناتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر مودودی صاحب ایسے لوگ سیاست سے ہٹ کر اخلاقی اصلاح کے ایسے محاذ بناتے تو آج تک کئی بداخلاقیوں سے پاکستان پاک ہو چکا ہوتا۔

افسوس تو یہ ہے کہ یہ لوگ اگر کوئی خدمت خلق کا کام بھی کرتے ہیں تو وہ بھی محض اپنی سیاست کو چمکانے کے لئے کرتے ہیں۔ ان کی اصل غرض اپنی سیاسی پارٹی کو مضبوط بنانا ہوتا ہے۔ خدمت خلق محض بہانہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے کوئی اہم نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ یہ لوگ سیاسی ڈگر پر مذہبی روح ابھارنے کے ان کی مذہبیت سے سیاسی فائدہ اٹھانے کی تاک لگائے رکھتے ہیں [illegible]

# وقف عارضی کی مبارک تحریک

## احباب جماعت کی فوری توجہ کے لئے

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے احباب جماعت کے سامنے ایک نہایت مبارک تحریک رکھی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی وقف کر رکھی ہے وہ دن رات خدمتِ دین میں بسر کرتے ہیں۔ ان کا مقصدِ حیات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے دین کی سربلندی میں ان کا پورا حصہ ہو۔ وہ ہر گھڑی اس کے لئے کوشاں رہتے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ سارے مومن یہ کام سرانجام نہیں دے سکتے۔ اللہ تعالےٰ نے اور بھی ذمہ داریاں مومنوں کے کندھوں پر رکھی ہیں اس لئے پوری زندگی کا ان معنوں میں کامل وقف کہ وہ لوگ وطنوں سے بے وطن ہو کر اور اپنے اعزہ و اقارب سے علیحدہ رہ کر دن رات خدمتِ دین میں منہمک رہیں ہر شخص کی طاقت میں نہیں۔ بلاشبہ اس معیار پر پورے اترنے والے تعداد میں تھوڑے ہیں مگر وہ بڑے ہی اعلےٰ درجہ کے مومن ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی وقف عارضی کی تحریک اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک نہایت عمدہ ذریعہ ہے۔ اس تحریک کے ماتحت مخلصینِ جماعت اپنی زندگی میں سے کم از کم دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے وقف کریں گے ان واقفین کو اس عرصہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے مقرر کردہ مقام پر اصلاح و ارشاد کے فرائض بجالانے ہوں گے۔ ایسے واقفین اپنے خرچ پر سفر کریں گے اور اپنے قیام کے اخراجات کے بھی خود ذمہ دار ہوں گے۔ اس طرح سے یہ تحریک وقف کی قربانی پر بھی مشتمل ہے اور مال کی قربانی پر بھی حاوی ہے گویا وقف عارضی کے ماتحت کام کرنیوالے کو دوہری سعادت نصیب ہوتی ہے۔

انسان اپنی زندگی کا مالک نہیں ہے اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی اسے زندگی نصیب ہوتی ہے اور اللہ تعالےٰ جب تک چاہتا ہے انسان زندہ رہتا ہے کسی انسان کو پتہ نہیں کہ اسے کب پیغامِ اجل آجائے گا اس لئے اسے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے آیت کریمہ فلا تموتن الا و انتم مسلمون کا یہی مفہوم ہے۔ امامِ وقت کی آواز پر چھ ہفتے کا عرصہ وقف کرنا بڑی بات نہیں ہے اس سلسلہ میں اقل عرصہ دو ہفتے مقرر ہے۔ زندگی میں ان ہفتوں کی گنتی کے لحاظ سے تو بڑی قیمت نہیں۔ عام انسانوں کے ایام یونہی گزرتے جاتے ہیں لیکن راہِ خدا میں وقف کرنے سے ان ہفتوں کی قیمت بہت بڑھ جاتی ہے بلکہ بہت ممکن ہے کہ اس وقف کو اللہ تعالےٰ ایسا قبول فرمائے کہ ساری زندگی ہی کامیاب زندگی بن جائے اور اللہ تعالےٰ کی توفیق سے انسان ایسے ڈگر پر چل پڑے کہ وہ قرب الٰہی کے خاص مقامات کو پانے والا بن جائے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہماری زندگیوں میں کچھ ایسے لمحات ضرور آتے ہیں جو زندگی کو بنانے والے ہوتے ہیں اور کون کہہ سکتا ہے کہ اس کے وقف کردہ یہ دو ہفتے یا چھ ہفتے ہی ایسے مبارک لمحات ثابت نہ ہوں گے؟

وقفِ زندگی ایک لذّت آفریں کیفیت ہے حقیقی واقف کو راہِ خدا میں کام کرنے میں سرور حاصل ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وقف کرنے سے اللہ تعالےٰ کی رضا ملتی ہے اور انسان کو قلبی اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ واقع یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ محبوب ترین ہستی ہے اگر انسان اس محبوب ہستی کی خاطر اپنی زندگی بسر کرے تو یقیناً اس کی زندگی انتہائی پرسرور ہو گی۔ وقف عارضی اس کامل اطمینان اور پوری لذّت کے حصول کا پیش خیمہ ہے۔ وقفِ عارضی کے ماتحت چند ہفتے گزارنے والا جب یہ سرور محسوس کرتا ہے تو اس کی روح بیدار ہو کر سارے اوقات راہِ خدا میں گزارنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اگر اسکی مجبوریاں اس کو ایسا کرنے کی اجازت نہ بھی دیں تب بھی اسکی قلبی کیفیت خاص تبدیلی حاصل کر لیتی ہے اور پھر بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا انسان چاہتا ہے کہ اسکی اولاد اور اس کے بچے واقفِ زندگی ہوں تا انہیں طمانیت اور سرور کی پوری کیفیت نصیب ہو۔ یہ خواہش نہایت مفید نتائج پیدا کرنے والی ثابت ہوتی ہے۔ پس تحریک وقف عارضی مختصر ہونے کے باوجود بڑے دور رس نتائج کی حامل ہے۔

وقف عارضی میں یہ ضروری ہے کہ وقف کرنے والا اپنا کل خرچ خود برداشت کرے۔ کسی طرح بھی جماعت یا مرکز پر مالی بوجھ نہ ڈالے۔ انفاق فی سبیل اللہ جب عملی جہاد بالنفس کے ساتھ شامل ہو جائے تو دوہری برکات کا موجب ہوتا ہے۔ نفس کا تزکیہ بھی حاصل ہوتا ہے اور اموال میں بھی برکت پیدا ہوتی ہے۔ وقف عارضی کے نتیجہ میں ایک احمدی کو دوسرے مقامات میں جاکر اپنے بھائیوں سے تعارف کا موقع ملتا ہے ان کی خیرخواہی کرنے کی توفیق ملتی ہے اور اصلاح و ارشاد کے فرائض ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔ اسے اپنے نفس اور دوسرے احباب کا موازنہ کرنے کا موقعہ میسر آتا ہے یہ ساری باتیں اس کی روحانیت پر نیک اثر ڈالتی ہے اور اس کے علم میں اضافہ کا موجب بنتی ہیں۔

وقف عارضی کے ماتحت تبلیغی سفر کا موقع ملتا ہے۔ حدیث نبویؐ میں ہے کہ مسافر کی دعا خاص طور پر قبول کی جاتی ہے ظاہر ہے کہ جب یہ سفر خالصتًہ لوجہ اللہ ہو گا تو کس قدر قربِ الٰہی کے پانے کا ذریعہ ہو گا اور کس طرح دعاؤں کی قبولیت کا زریں موقعہ میسر آئے گا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ کی وقف عارضی کی تحریک نہایت بابرکت اور سراسر مفید تحریک ہے۔ احبابِ جماعت کا فرض ہے کہ پورے ذوق و شوق سے اس آسمانی تحریک میں حصہ لیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔

آمین

خاکسار

ابو العطاء جالندھری

---

# مسجد ڈنمارک کی بُنیاد رکھے جانے پر

(یہ نظم مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ارشاد کی تعمیل میں کہی ہے)

مُبارک! میری بہنو! شادماں ہونے کا وقت آیا
خُدائے قادر و برتر نے یہ انعام فرمایا

کہ ہم نے آج یورپ کی زمیں کا پیرہن بدلا
چمن کے رہنے والوں کا خود اندازِ چمن بدلا

وہی "ڈنمارک" جو تثلیث سے آباد تھا اَب تک
وہ خطّہ جو فروغِ کُفر سے ناشاد تھا اَب تک

مُبارک ہو کہ اُس خطّے سے ظُلمت کی لگن چھوٹی
سحر کے نُور سے ایمان کی پہلی کرن پھوٹی

طلسمِ حق نے چھیڑا ہے کچھ ایسا ساز یورپ سے
اُٹھی ہے نعرۂ تکبیر کی آواز یورپ سے

خوشا! یہ ذوقِ قُربانی خوشا یہ نُورِ ایمانی
صنم خانوں میں قائم ہو گئی توحیدِ ربّانی

میری بہنو! یہ مسجد کُفر پر اِک ضربِ کاری ہے
یہ مسجد اِک خُدا کی۔ لاکھ بُتخانوں پہ بھاری ہے

مبارک ہو! خُدا کی راہ میں مقبول ہو جانا
چمن کا لہلہا اُٹھنا۔ کلی کا پھُول ہو جانا

الٰہی جذبۂ توحید سے دِل آشنا کر دے!
اِن آنکھوں کو فدائے خاکِ راہِ مصطفےٰ کر دے

# سیرالیون میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی و تعلیمی مساعی

## ۱۶۵ افراد کا قبولِ حق۔ ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر۔ نئے سکولوں کا اجراء۔ لٹریچر کی تقسیم

(مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر انچارج احمدیہ مسلم مشن سیرالیون)

### جلسہ سالانہ

اس دفعہ رمضان المبارک کی وجہ سے جلسہ کی تاریخوں میں تبدیلی کرنا پڑی۔ جماعت اور عوام کو ریڈیو اور پریس کے ذریعہ تاریخوں سے مطلع کیا گیا۔ ملک کے پیرامونٹ چیفوں اور معروف اصحاب کو خاص طور پر دعوت دی گئی۔ اس دفعہ ہمارے جلسہ سالانہ کی یہ نمایاں خصوصیت تھی کہ اس میں کافی تعداد میں تعلیم یافتہ غیر از جماعت دوستوں کے علاوہ چھ پیرامونٹ چیفوں نے حصہ لیا۔ جلسہ سالانہ کے پروگراموں کو احباب نے نہایت توجہ اور انہماک سے سنا ریڈیو اور پریس کے ذریعہ اس کی خبریں خوب نشر ہوتی رہیں۔ احباب کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے دورہ سیرالیون کی فلم جو گورنمنٹ انفرمیشن ڈیپارٹمنٹ کے ذریعہ تیار کروائی گئی تھی دکھائی گئی۔ جس سے احباب بہت محظوظ ہوئے۔

جلسہ کے دوسرے دن ایک دعوتِ عشائیہ کا انتظام کیا گیا جس میں بیشتر معزز مہمان مدعو تھے۔ ہر سہ دنوں میں نمازِ تہجد باقاعدگی سے ادا کی جاتی رہی۔

### رمضان المبارک کی مصروفیات

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ مسلمانوں کے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ احباب کی کثرت حاضری کے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے باقاعدہ قرآن مجید کے درس کا انتظام کیا گیا۔ اور یہ درس روزانہ نماز تراویح کے بعد دیا جاتا تھا۔ احباب کی سہولت کی خاطر ان دنوں میں مسجد میں مستقل طور پر لاؤڈ سپیکر لگوا دیا گیا جو رمضان سے پہلے ہی خرید لیا گیا تھا۔ معمول کے مطابق نماز عید کھلی جگہ میں ادا کی گئی جس کی حاضری تسلی بخش تھی۔ خطبہ عید کا خلاصہ سیرالیون ریڈیو سے نشر کیا گیا۔ دیگر پاکستانی مبلغین نے بھی بو۔ بواجے بو۔ روکوپور میں اس قسم کی درس و تدریس کا باقاعدہ انتظام کیا۔

### تعمیر مسجد لسٹر

لسٹر میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے اپنے دورہ سیرالیون کے دوران اپنے ہاتھ سے مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ یہ مسجد جو اس عیسائی آبادی میں اپنی قسم کی واحد مسجد ہے خدا کے فضل سے اس کی تعمیر کا کام سرعت سے جاری ہے۔ ہفتہ میں ایک دفعہ احباب وقارِ عمل کے تحت اس کی تعمیر میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ سکیم خدا کے فضل سے بہت مفید ثابت ہوئی ہے اور اس کے ذریعہ دیگر مساجد کی تعمیر کی بھی تحریک پیدا ہو گئی ہے۔ یہ مسجد جو اب قریب الاختتام ہے جب مکمل ہو جائے گی تو کم و بیش پانچصد نمازیوں کے لئے کافی ہو گی۔ میناروں اور گنبدوں کے مکمل ہونے پر مسجد بہت ہی خوبصورت اور پُرکشش ہو جائیگی۔

### گھانا کے لئے طلباء کی روانگی

مغربی افریقہ کے امراء کی کانفرنس جو گزشتہ سال وکیل التبشیر صاحب کے تاریخی دورہ کے دوران آپ ہی کی زیرِ صدارت عکرہ (گھانا) میں منعقد ہوئی اس کے فیصلہ کے مطابق وہاں پر مبلغین کے کالج کے اجراء کے موقع پر سیرالیون سے چار طلباء دینی تعلیم کے حصول کے لئے بھجوائے گئے۔ طلباء کی روانگی پر ریڈیو سیرالیون اور پریس میں اس خبر کی نشر و اشاعت ہوئی۔

### تقسیم لٹریچر

ریویو آف ریلیجنز۔ مسلم ہیرلڈ۔ البشریٰ (عربی) اور افریقن کریسنٹ کی کاپیاں زیرِ تبلیغ احباب اور لائبریریوں کو بھجوائی گئیں۔ ان دنوں نماز مع ترجمہ انگریزی زیرِ طبع ہے۔ افریقن کریسنٹ میں اس دفعہ عید الاضحیٰ پر ایک خاص مضمون شائع ہوا۔

### حج سکیم

مجلس شوریٰ میں حج سکیم کے تحت یہ فیصلہ ہوا کہ دو احمدی دوست حج کے لئے بھجوائے جائیں اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق ملی اور دو احباب نے فریضہ حج ادا کیا۔ امید ہے کہ اگلے سال اور دوست حج کے لئے بھجوائے جائیں گے۔

### نئے سکولوں کا اجراء

اس عرصہ میں پرائمری معیار کے دو نئے احمدیہ سکول کھولے گئے۔ یہ دونوں سکول ایک کیلاہون کے ضلع میں بائیما گاؤں میں اور دوسرا ٹمبا کا چیفڈم کے ثانیہ نام گاؤں میں۔ ہر دو سکولوں میں طلباء اور طالبات کی مجموعی تعداد ۹۶ ہے۔ ان میں فی الحال عربی پڑھانے والے اساتذہ عربی تعلیم دلانے کے لئے مقرر کئے جا چکے ہیں۔

### مبلّغین کی آمد

مولوی نصیر احمد خان صاحب اپنی اہلیہ کے ہمراہ گھانا سے مارچ کے شروع میں سیرالیون میں مستقل قیام کی خاطر پہنچے انہیں بوسر کمٹ کا انچارج بنایا گیا ہے اسی طرح مولوی داؤد احمد حنیف جو اپریل کے شروع میں یہاں پہنچے ہیں آپ کچھ عرصہ ٹریننگ کی خاطر یہاں قیام کریں گے اس کے بعد آپ گیمبیا میں مستقل قیام کے لئے تشریف لے جائیں گے۔

### بورڈ آف ٹیچرز ٹریننگ

وزیر تعلیم گورنمنٹ سیرالیون کی طرف سے خاکسار کا مزید دو سال کے لئے بورڈ آف ٹیچرز ٹریننگ کے ممبر کے طور پر تقرر ہوا۔ اور اس تقرری کی اشاعت سیرالیون گورنمنٹ کے گزٹ میں ہوئی۔

اسی طرح خاکسار کو اسلامک تعلیم کے بورڈ میں بھی منتخب کیا گیا ہے جس میں خاکسار اسلامیات کا نصاب تیار کرنے میں شریک کار ہے۔

### تبلیغی سرگرمیاں

مولوی نظام الدین مہمان صاحب نے اس عرصہ میں ۱۳ جماعتوں کا دورہ کیا۔ جہاں پر کامیاب تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے احباب نے ان جلسوں کو توجہ سے سنا۔ اسی طرح ان کے ذمہ نماز انگریزی کے بلاکس بنانے اور دو کو بو میں مسجد بنوانے کے ابتدائی کام کی ڈیوٹی لگائی گئی تھی انہوں نے ہر دو مذکورہ فرائض کو باحسن سرانجام دیا۔

مولوی ناصر احمد صاحب نے اس عرصہ میں نو جماعتوں کا دورہ کیا انہوں نے انفرادی طور پر احباب سے ملاقاتوں کے دوران اسلام اور احمدیت پر گفتگو کی اور دورہ کے درمیان ہر شعبہ کے لوگوں سے ملاقات کی اور انہیں لٹریچر تقسیم کیا۔

مولوی عبد الشکور صاحب نے بو میں گھروں میں جا کر تبلیغ کرنے کا ایک پروگرام بنایا اور اس پروگرام کے مطابق انہوں نے گیارہ گھروں میں جا کر تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ اسی طرح انہوں نے غیر از جماعت احباب سے ذاتی ملاقاتیں کر کے جماعت کے متعلق بعض شکوک و شبہات کا ازالہ کیا۔ علاوہ ازیں چھ مقامات کا دورہ کیا۔ ان میں جلسے کر کے اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اسی طرح انہوں نے نذیر احمدیہ پرنٹنگ پریس کے انتظامات کے سلسلہ میں کثیر حصہ وقت کا صرف کیا۔

### بورڈنگ ہاؤس

احمدیہ سیکنڈری سکول بو جو اب خدا کے فضل سے ملک کے ممتاز تعلیمی اداروں میں سے ہے طلباء کے لئے بورڈنگ ہاؤس کی سہولت بھی مہیا کرتا ہے۔ اس وقت اس میں یک صد طالب علم بورڈنگ ہاؤس میں رہ رہے ہیں۔ بورڈنگ ہاؤس کے انتظام کو چلانے کے لئے ایک پاکستانی استاد سپرنٹنڈنٹ کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ بچوں کی اعلیٰ تربیت اور ان کی دینی تعلیم کی تکمیل ہمارے بورڈنگ ہاؤس کی واحد خصوصیت ہے۔

مستقبل قریب میں فری ٹاؤن سکول کے ساتھ بھی بورڈنگ ہاؤس قائم کرنے کی تجویز زیرِ غور ہے۔ خاکسار نے اس عرصہ میں بیلے۔ بواجے بو۔ بلاما۔ کینما اور میگبورکا کا دورہ کیا۔ میگبورکا میں ایک مخیر احمدی دوست کی بچی کی تقریب نکاح میں شمولیت اختیار کی۔ اس تقریب میں ملکی اور غیر ملکی احباب کثرت سے شامل ہوئے۔

### بیعتیں

عرصہ زیرِ رپورٹ میں ایک سو پینسٹھ افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو استقلال عطا فرمائے اور احمدیت کی برکات سے متمتع فرمائے۔

آمین

# حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا سابق صوبہ سرحد میں ورود مسعود

## مختلف مقامات پر خواتین کے جلسے اور اہم تقاریر

مرتبہ:۔ محترمہ امۃ المالک صاحبہ ایم۔ اے بنت ملک عبد الحمید صاحب راولپنڈی

(۳)

### جلسہ اصلاح وارشاد

دوسرا اجلاس شام ۵ بجے زیر صدارت مس محمودہ بھٹی ایم۔ اے (عربی، اسلامیات) لیکچرر گورنمنٹ زنانہ کالج مردان منعقد ہوا جس میں کثرت سے غیر از جماعت خواتین نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترمہ امتہ الشافی علاقائی صدر نے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا تعارف حاضرات سے کرایا۔ پھر محترمہ امتہ الحمید صاحبہ نے ایک مختصر سی تقریر بعنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ" کی۔ آپ کی تقریر کے بعد حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ کا خطاب شروع ہوا۔ موضوع تھا "احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے" تقریر کا آغاز کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس تقریر کی بڑی غرض ان غلط فہمیوں کو دور کرنا ہے جو ہمارے متعلق لوگوں کے دلوں میں پائی جاتی ہیں۔ جماعت احمدیہ درحقیقت کسی نئے مذہب کی پابند نہیں۔ احمدیت نام ہے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا۔ ہم خدا تعالے کے فضل وکرم سے پانچوں ارکان اسلام پر ایمان لاتے ہیں۔ ہم اللہ تعالے پر اسکے ملائکہ پر۔ کتب سماوی پر۔ تمام رسولوں پر اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں ہم یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء اور خاتم النبیین ہیں۔ ہمارا سب سے بڑا اختلاف دوسرے مسلمانوں سے یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح کو فوت یافتہ مانتے ہیں کیونکہ ان کو زندہ ماننے سے خدا تعالیٰ کی توحید پر زد پڑتی ہے اور ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے جو ہم کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے۔ پھر آپ نے قرآن کریم اور احادیث نبوی کے چند حوالہ جات دے کر وضاحت سے اس امر پر روشنی ڈالی کہ خود قرآن کریم حضرت مسیح ناصری کو وفات یافتہ قرار دیتا ہے اور حدیث اس کی تائید کرتی ہے۔ دوسرا بڑا اختلاف جو ہم میں اور عام مسلمانوں میں پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم امت محمدیہ میں سے ایک شخص کو مسیح موعود مانتے ہیں کیونکہ جب قرآن اور حدیث سے ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح ناصری وفات پا چکے ہیں تو لازمی بات ہے کہ آنے والا مسیح اسی امت میں سے ہوگا نہ کہ فوت شدہ مسیح۔ خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہم پر یہ بھی اعتراض کیا جاتا ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ وحی والہام کو جاری سمجھتے ہیں یہ بھی قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم یہ عقیدہ نہ رکھیں تو ثابت ہو جاتا ہے کہ حضور اکرمؐ کی بعثت سے قبل تو انسان نبوت، صدیقیت صالحیت اور شہیدیت کے مقام پر پہنچتا تھا مگر آنحضرت صلعم جو کامل نبی ہیں اور تمام انبیاء کے سردار ہیں ان کی برکات نعوذ باللہ اتنی بھی نہیں کہ کوئی انسان ان کے فیض سے یہ مقام حاصل کر سکے۔

تقریر کے آخری حصہ میں آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے چند دلائل بیان کئے اور پھر حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر کے ایک اقتباس سے اپنی تقریر کا اختتام کیا۔

حضرت سیدہ موصوفہ کی یہ تقریر تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی اور حاضرات نے ہمہ تن گوش ہو کر گہری دلچسپی سے اول سے آخر تک اسے سنا۔

آپ کی تقریر کے بعد صدر جلسہ مس محمودہ بھٹی ایم اے (عربی، اسلامیات) نے حاضرات کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میرے اپنے خیال کے مطابق جماعت احمدیہ ایک منظم جماعت ہے اور اس جماعت کے افراد کی اکثریت متقی اور پرہیزگار ہوتی ہے۔ آج پہلی بار مجھے جماعت کے اصل عقائد وغیرہ جاننے کا موقع ملا ہے اور میرے بہت سے شکوک کا ازالہ ہو گیا ہے اسکے بعد انہوں نے چند ایک سوالات دریافت کئے جن کے جوابات حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے سٹیج پر آکر مدلل رنگ میں دئے اور اس طرح دوسری بار آپ نے قریباً ۲۵ منٹ تک حاضرات سے خطاب فرمایا۔

حضرت سیدہ موصوفہ کے اس خطاب کے ساتھ ہی اس جلسہ کی کارروائی بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

### لجنہ اماء اللہ رسالپور کا جلسہ عام

اگلے روز مورخہ ۱۷ اپریل کو ہمارا یہ قافلہ مردان سے نوشہرہ جانے کے لئے روانہ ہوا راستے میں صدر محترمہ نے تھوڑی دیر کے لئے رسالپور میں قیام کیا۔ لجنہ رسالپور کی تمام ممبرات صدر لجنہ اماء اللہ رسالپور کے ہاں جمع ہو گئی تھیں جہاں پہنچ کر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا نے سب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ بعد میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے ایک مختصر سی تقریر کی جس میں خواتین کو باقاعدگی سے لجنہ کے جلسوں میں شمولیت اختیار کرنے کی تلقین کی تاان کو خلیفۂ وقت کے ہر تازہ ارشاد کا اور ہر نئی مرکزی تحریک کا علم ہوتا رہے اور وہ جلد اس پر عمل پیرا ہو سکیں۔ خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ خلیفۂ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہنا ہر احمدی عورت کا فرض اولین ہے اور اس وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی سب سے اہم ہدایت یہی ہے کہ ہماری جماعت کا کوئی بچہ ایسا نہ ہو جس کو قرآن کریم ناظرہ نہ آتا ہو۔ سو آپ لوگوں کو چاہیئے کہ جلد از جلد ایسے انتظامات کریں کہ آپ کے یہاں کے سو فیصد بچے قرآن کریم ناظرہ سے واقفیت حاصل کریں۔

### مسجد احمدیہ نوشہرہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

رسالپور میں ایک گھنٹہ قیام کرنے کے بعد ہم لوگ نوشہرہ کے لئے روانہ ہوئے اسی روز شام ½۴ بجے مسجد احمدیہ نوشہرہ میں زیر صدارت حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ سیرۃ النبیؐ کے جلسہ کا انعقاد ہوا جس میں باوجود موسلادھار بارش کے احمدی مستورات کے علاوہ غیر از جماعت خواتین نے بھی شرکت اختیار کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مبشرہ صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

"ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے"

ترنم سے سنائی۔ اس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر شروع۔ موضوع تھا "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بے مثال قوت قدسیہ"

حضرت سیدہ موصوفہ کی تقریر قریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی اور گہری دلچسپی سے سنی گئی۔ اسکے اختتام پر علاقائی صدر محترمہ امتہ الشافی صاحبہ نے حاضرات کو مخاطب کرکے کہا کہ اگر ہماری کسی غیر از جماعت بہن نے کوئی سوال کرنا ہو تو وہ کر سکتی ہیں۔ چنانچہ گورنمنٹ ملک سکول نوشہرہ کی پرنسپل صاحبہ نے چند ایک سوالات کئے سوالات کے مدلل اور تفصیلی جوابات حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے دئیے۔ جس کے بعد پرنسپل صاحبہ نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔

سوال وجواب کی کارروائی کے بعد سلام بحضور سید الانام پڑھا گیا اور پھر دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

### ایبٹ آباد میں جلسہ سیرت النبیؐ

اگلے روز مورخہ ۱۸ اپریل کو صدر محترمہ اپنے قافلہ سمیت ایبٹ آباد روانہ ہوئیں شام ½۴ بجے مسجد احمدیہ ایبٹ آباد میں سیرۃ النبیؐ کے جلسہ کا انعقاد ہوا۔ صدارت کے فرائض محترمہ مسز نفیس احمد لیکچرار گورنمنٹ زنانہ کالج ایبٹ آباد نے سرانجام دئے جلسہ میں غیر از جماعت خواتین کی ایک خاصی تعداد شامل ہوئی علاقائی صدر محترمہ امتہ الشافی صاحبہ نے حاضرات سے اپنے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا اور مختصر الفاظ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چند ایک کارناموں کا بھی تذکرہ کیا پھر محترمہ مسز اسلم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

"وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا"

ترنم سے سنائی۔ اس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر شروع ہوئی موضوع تھا "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے چند پہلو"

حضرت سیدہ موصوفہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت علیٰ خلق اللہ۔ عشق الٰہی اور غیرت الٰہی سے تعلق رکھنے والے چند واقعات سنائے اور فرمایا کہ ان واقعات کو سن کر ہمیں یہ غور کرنا چاہیئے کہ ہمارے سید ومولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ کے صحابہ رضی کی زندگی ہمیں کیا سبق دیتی ہے۔ وہ کیا چیز تھی جس نے ان بادیہ نشینوں کو خاک مذلت سے اٹھایا اور دنیا کی سب سے بڑی طاقتوں کو ان کے سامنے جھکا دیا۔ وہ صرف ایک ہی چیز تھی۔ قربانی۔

جب انسان یہ عزم صمیم کر لیتا ہے کہ جو کچھ میرا ہے وہ میرا نہیں بلکہ اللہ تعالے کی عطا ہے۔ جو میں سب اسکے راستے میں قربان کر دوں گا۔ تب خدا تعالے بھی اسے نوازتا ہے اور دائمی زندگی عطا فرماتا ہے اللہ تعالے ہم سب کو اپنے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کی توفیق عطا فرمائے کہ اسی طرح ہمیں قرب الٰہی میسر آسکتا ہے۔

حضرت سیدہ محترمہ کی یہ تقریر تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس کے بعد سلام بحضور سید الانام پڑھا گیا اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ میٹنگ برخاست ہوئی۔ جس کے بعد ایک رات ایبٹ آباد میں قیام

## دارالضیافت ربوہ میں موصول ہونیوالی رقوم

ماہ اپریل ۱۹۶۶ء میں مندرجہ ذیل مخیر احباب کی طرف سے عطایاجات و صدقات کی رقوم موصول ہوئیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالےٰ قبول فرمادے۔ آمین ثم آمین اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور ہر حال میں حافظ و ناصر ہو اور ہر شر و بلا سے محفوظ رکھے اور ہر آن اُن کا نگہبان ہو۔ آمین

(مرزا انور احمد صاحب افسر لنگرخانہ ربوہ)

### صدقات

| | | |
|---|---|---|
| بیگم خلیفہ علیم الدین صاحب | ربوہ | ۵ |
| اہلیہ خلیفہ صلاح الدین صاحب | " | ۳۰ |
| اہلیہ صاحبہ شیخ فضل الرحمٰن صاحب | بیراچہ | ۱۰۰ |
| ملک صفی اللہ صاحب | ربوہ | ۵ |
| چوہدری نشاد احمد صاحب | سرگودہا | ۵۵ |
| مہر نگار صاحبہ | ربوہ | ۱۵ |
| فضل دین صاحب | اوکاڑہ | ۱ |
| قائم دین ڈرائیور | لائل پور | ۵ |
| اہلیہ صاحبہ صوفی محمد ابراہیم صاحب | ربوہ | ۳۵ |
| مولانا ابوالعطاء صاحب | ربوہ | ۱۰ |
| مولوی عبدالرشید صاحب رازی مبلغ تنزانیہ | | ۴ |
| بیگم محمد نقی صاحب | لاہور | ۲۰ |
| چوہدری علی احمد پٹواری نہر ۰۰ جنوبی | | ۲۰ |
| محترمہ ام منظفر صاحبہ | کراچی | ۴۰ |
| قریشی قمر احمد صاحب ماڈل ٹاؤن | لاہور | ۵۰ |
| ڈاکٹر اقبال صاحب | منظفر گڑھ | ۱۰ |
| بیگم صاحبہ مرزا اظہر احمد صاحب | ربوہ | ۲ |
| ممتاز احمد صاحب | دوالمیال | ۵ |
| ر۔ ح۔ رحمٰن صاحب | گوجرانوالہ | ۵ |

مندرجہ ذیل رقوم بطور عطیہ موصول ہوئیں

| | | |
|---|---|---|
| خلیفہ عبدالمنان صاحب | لاہور | ۱۰ |
| محمد اکبر صاحب رجپوت بس | سرگودھا | ۱۰ |
| فضل دین صاحب | اوکاڑہ | ۱ |
| عبدالغفور صاحب کُرک | لاہور | ۱۰ |
| محمد شریف | اوکاڑہ | ۲ |

## ہمارے احمدی طلباء اور طالبات

ہمارے طلباء اور طالبات کے میٹرک کے امتحان شروع ہو چکے ہیں۔ وکالت تحریک جدید کی ان سب کے لئے دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب طلباء اور طالبات کو اپنے فضل و کرم سے نمایاں اور شاندار کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

اکثر طلباء اور طالبات میٹرک کا امتحان شروع ہونے پر اور بعض کچھ دیر بعد لیکن اپنے نتائج کے نکلنے سے قبل ہی اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد مقدس کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے فنڈ میں حصہ لے رہے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جو طلباء باقی رہ گئے ہیں۔ ان سطور کے ذریعہ انہیں اس کارِ ثواب کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

مکرر دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جملہ احمدی طلباء و طالبات کو نمایاں اور بابرکت کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

**الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔**

## تعمیر مساجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک میں حصہ لینے والوں کیلئے

## خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۳۰ شہادت ۱۳۴۵ھ (۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء) تک تعمیر مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ اور ڈنمارک کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والے بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری نیز ان احباب کے نام بھی جو ان مساجد کے چندہ کی فراہمی میں کوشش فرماتے ہیں۔ پیش کئے گئے۔ ان فہرستوں کو ملاحظہ فرما کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

"جزاکم اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالےٰ ہمارے سب بھائیوں اور بہنوں کو اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ قربانیوں اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہمارے جملہ بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے کہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور اسکے خاص فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں۔ نیز سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

## اعلان برائے توجہ خصوصی مجالس خدام الاحمدیہ

گذشتہ مجلس مشاورت میں یہ طے پایا تھا کہ مجالس خدام الاحمدیہ سال میں دو مرتبہ ہفتہ تحریک جدید منایا کریں گی اور تحریک جدید کو اس ہفتہ کی ساعی کی مبین رپورٹ بھجوایا کریں گی چونکہ ایک ہی عرصہ میں ہر مقام پر ایسا ہفتہ منانا مفید ثابت نہ ہوگا۔ بوجہ اسکے کہ ہر علاقہ کے حالات دوسرے علاقہ سے مختلف ہوتے ہیں اسلئے قائدین مجالس سے درخواست کی جاتی ہے کہ سال کی پہلی ششماہی کا پہلا ہفتہ تحریک جدید جن تاریخوں میں وہ منانا ممکن اور مفید سمجھتے ہوں۔ ان تاریخوں سے دفتر ہذا کو مطلع فرما دیا جائے۔ تا اس سلسلہ میں مناسب معلومات ان کو بہم پہنچا دی جائیں۔ اس امر کی اطلاع دفتر ہذا میں ۱۰ مئی ۱۹۶۶ء سے پہلے موصول ہو جانی چاہیئے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا عزیز مبارک احمد ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

رشیدہ بیگم اہلیہ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم جسونت بلڈنگ لاہور

۲۔ میرے بھائی میاں صلاح الدین صاحب دل کے بڑھ جانے سے سخت بیمار ہیں اور ۷ مئی بروز جمعہ اُن کے دل کا اپریشن میو ہسپتال میں ہو رہا ہے۔ اُن کی صحت اور لمبی زندگی کے لئے دعا فرمائیں۔ رشیدہ بنت چوہدری احمد دین صاحب مرحوم

۳۔ میری بہن بشریٰ بیگم ان دنوں ٹائیفائیڈ بخار میں مبتلا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(امۃ الحفیظ بنت چوہدری مقصود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ قیامپور)

۴۔ زیادتی پیشاب پیٹ کی خرابی اور دیگر عوارض کے علاوہ خاکسار کی بینائی بھی کم ہوتی جا رہی ہے۔ لڑکی بھی سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں خاص دعا کے لئے درخواست ہے۔ (سردار غلام حیدر احمدی ملکوال ضلع گجرات)

۵۔ میری خالہ صاحبہ کچھ عرصہ سے بخار کھانسی نزلہ رہتا ہے احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

(محمد رفیق ثاقب مانگٹ اونچے)

**تصحیح** مورخہ ۸ اپریل ۱۹۶۶ء کے الفضل میں صفحہ ۶ پر ڈاکٹر نثار احمد خان صاحب کے نکاح کا جو اعلان شائع ہوا ہے۔ وہ مکرم رغوب اللہ کی طرف سے غلطی سے چھپ گیا ہے۔ دراصل یہ اعلان مکرم پروفیسر بشیر احمد خان صاحب انٹر کالج شیخوپورہ کی طرف سے ہے۔ (مینیجر)

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۸ مئی - بھارت کی سوتنترا پارٹی کے لیڈر اچاریہ کرپلانی نے کہا ہے کہ صوبوں میں کانگریس کی حکومتیں داخلی مسائل کو حل کرنے کے لئے طاقت کا استعمال کر رہی ہیں۔ ممتاز روزنامہ "انڈین ایکسپریس" میں ۲۵ اپریل کو "لبتر کمیشن کی ذمہ داری" کے عنوان سے ان کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے مزید لکھا ہے کہ اب ایک بات یقینی ہو گئی ہے کہ کانگریسی حکومت داخلی جھگڑوں کو طے کرنے کے لئے طاقت کے استعمال سے گریز نہیں کرے گی۔ حالانکہ یہی حکومت دنیا بھر کو یہ درس دے رہی ہے کہ بین الاقوامی جھگڑوں کو طے کرنے کے لئے طاقت کا استعمال نہ کیا جائے۔

انہوں نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ آج تک سرکاری طور پر یہ تسلیم کیوں نہ کیا گیا کہ لبتر کے سابق حکمران پولیس کی فائرنگ سے ہلاک ہوئے ہیں۔ سرکاری طور پر صرف یہ کہا گیا ہے کہ وہ اپنے محل میں مردہ پائے گئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مافوق الفطرت طاقت آ کر انہیں قتل کر گئی ہے انہوں نے کہا کہ اگر تقسیم سے قبل اس سے بھی کم سنگین نوعیت کا کوئی واقعہ ہوا ہوتا تو کانگریس چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیتی۔

اچاریہ کرپلانی نے بتایا ہے کہ لبتر کے سابق حکمران اور مدھیا پردیش کی حکومت کے درمیان ایک عرصے سے جھگڑا ہو رہا تھا اس کا سیاسی تصفیہ کرنے کی بجائے کانگریسی حکومت نے طاقت کا استعمال کیا ہے۔

راولپنڈی - ۶ مئی - مرکزی وزیر داخلہ و امور کشمیر چوہدری علی اکبر نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان امن قائم کرنے کے لئے تنازعہ کشمیر کا منصفانہ حل انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے یہ بات ریڈیو پاکستان راولپنڈی سے ایک خصوصی انٹرویو کے دوران کہی۔

چوہدری علی اکبر نے کہا کہ بھارت مقبوضہ کشمیر پر اقتدار مسلط رکھنے کے لئے اپنے تمام بین الاقوامی وعدوں سے انحراف کر رہا ہے۔ اس کا غیر مصالحانہ رویہ تنازعہ کشمیر کے تصفیے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

راولپنڈی ۶ مئی - پاکستان سیٹو کے تحت ہونے والی بحری مشقوں میں حصہ نہیں لے گا۔ یہ مشقیں ۱۹ مئی سے جنوبی چین کے سمندر میں ہو رہی ہیں۔ یاد رہے کہ پاکستان نے ستمبر میں بھارتی حملہ کی وجہ سے سیٹو کی اس سے پہلی مشقوں میں بھی حصہ نہیں لیا تھا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ فرانس بھی مشقوں میں حصہ نہیں لے گا۔

کراچی ۶ مئی - ایرانی وزیر خارجہ مسٹر عباس آرام نے کراچی میں صدر ایوب سے ملاقات کی۔ انہوں نے شہنشاہ ایران کی طرف سے صدر ایوب کو قرآن پاک کا ایک نسخہ پیش کیا جو حال ہی میں شاہ کی ذاتی نگرانی میں طبع ہوا ہے۔ یہ نسخہ قرآن پاک کے اس نسخے کی نقل ہے جو چار سو سال پہلے خط نقش پر چھپا تھا اور جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ہر قسم کی اغلاط سے پاک ہے۔

راولپنڈی - ۶ مئی - سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ہجری سال کے آغاز پر صدر ایوب خان کو اردن کے شاہ حسین الجزائر کی انقلابی کونسل کے سربراہ بومدین، متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر اعظم جنرل حسن العابدی اور اردن کے وزیر اعظم نے مبارکباد کے پیغامات بھیجے ہیں۔

راولپنڈی - ۶ مئی - ٹیکسلا عجائب گھر کے اندرونی حصہ کی تعمیر نو کی جا رہی ہے تاکہ اس میں رکھے ہوئے صدیوں پرانے نوادرات کی نمائش کو جاذب نظر بنایا جا سکے۔ عجائب گھر کے حکام نوادرات کی ترتیب نو کے علاوہ روشنی کا نیا انتظام بھی کر رہے ہیں کہ نمائش دیکھنے والوں کو ان قدیم اشیاء کے دیکھنے اور مطالعہ میں سہولت ہو عجائب گھر کی لائبریری میں بعض نایاب کتابیں بھی رکھی جا رہی ہیں۔

کراچی ۶ مئی - صدر ایوب نے کل ایوان صدر کراچی میں ۷۰ افراد کو سول اور فوجی اعزازات دیئے۔ اعزازات پانے والوں میں میر علی مراد خان تالپور ہلال پاکستان بریگیڈیئر امیر عبداللہ نیازی ہلال جرأت اور چوہدری خلیق الزمان ہلال امتیاز شامل ہیں۔

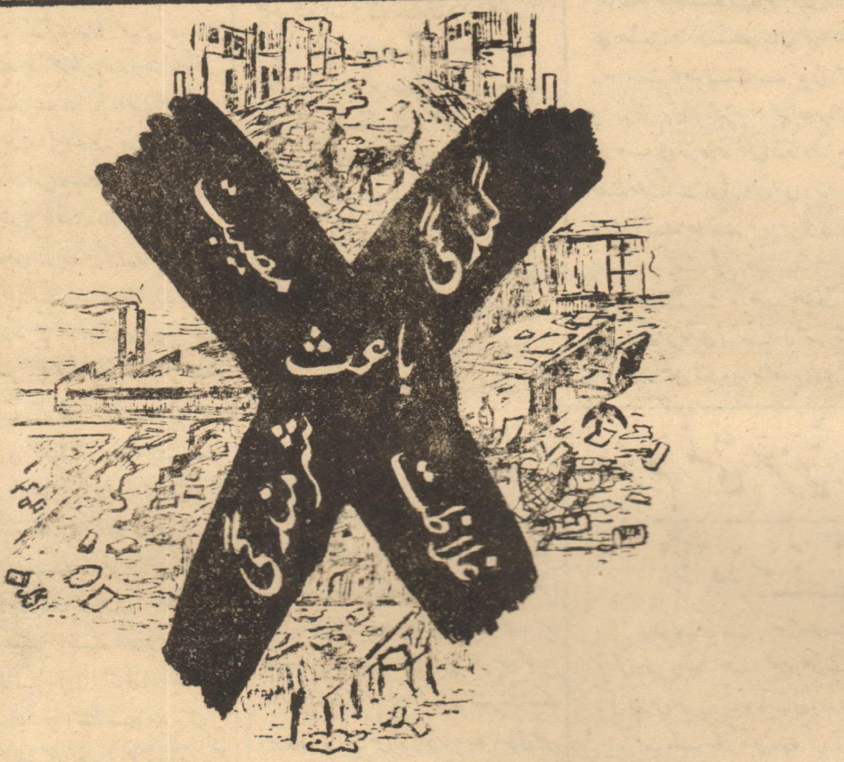


میل کچیل کے نشان اور کوڑے کرکٹ کے ڈھیر شہر کی رسوائی کا باعث ہیں۔ اپنے گھر بار اور در و دیوار کو صاف رکھئے صفائی صحت کی ضمانت اور ذریعہ راحت ہے۔

## پاک سرزمین کو پاک صاف رکھئے

جاری کردہ :- حکومت پاکستان

---

**مکمل سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو بیس جلدوں میں) رعایتی قیمت -/۱۹۰ علاوہ محصول ڈاک ملنے کا پتہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ**

# تحصیل چنیوٹ میں انسدادِ ملیریا کی ایک خاص مہم کا آغاز

## محکمہ متعلقہ کی طرف سے ربوہ میں مہم کی افتتاحی تقریب کا انعقاد

### تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی شرکت

ربوہ ۷ مئی۔ انسداد ملیریا کے محکمہ (ملیریا اریڈیکیشن پروگرام) نے مورخہ ۷ مئی سے تحصیل چنیوٹ میں ملیریا کے استیصال کی ایک خاص مہم شروع کی ہے۔ محکمہ کی طرف سے کل مورخہ ۶ مئی کو ربوہ میں اس مہم کی افتتاحی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں محکمہ مذکور کی دعوت پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت فرمائی۔ اس تقریب میں صدارت کے فرائض چوہدری عزیز الدین صاحب ریذیڈنٹ مجسٹریٹ چنیوٹ نے ادا کئے محکمہ مذکور کے بعض ضلعی افسران کے علاوہ تحصیل چنیوٹ اور لالیاں کے متعدد رؤسا اور بنیادی جمہوریتوں کے ممبران نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کا آغاز چھ بجے شام دفاتر تحریک جدید کے پُرفضا باغیچہ میں تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعدہٗ عبدالمجید چوہدری صاحب اسسٹنٹ ملیریا سپرنٹنڈنٹ چنیوٹ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے محکمہ انسداد ملیریا کا تعارف کرایا اور اس کے اغراض و مقاصد اور کارگزاری پر روشنی ڈال کر اس کی اہمیت اور افادیت کو واضح کیا ان کے بعد مکرم شیخ محمد اقبال صاحب ہیلتھ ایجوکیشن افسر ضلع جھنگ نے قومی صحت کا معیار بلند کرنے کے نقطۂ نگاہ سے ملیریا کے مکمل استیصال کی اہمیت بڑی وضاحت سے بیان کیا اور اس امر پر زور دیا کہ اس مہم کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ عوام محکمہ کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے مرحلہ کے طور پر تمام گھروں میں جراثیم کش دوا چھڑکی جائے گی لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے مکانوں پر سپرے کرا کے مکمل تعاون کا ثبوت دیں بعد ازاں خاں عبدالقادر صاحب ملیریا سپرنٹنڈنٹ کی درخواست پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا یہ تقریب تحصیل چنیوٹ میں انسداد ملیریا کی ایک ہمہ گیر مہم کا آغاز کرنے کے لئے منعقد کی گئی ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم اس مہم کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ انسداد ملیریا کا کام ایک مہم کی صورت میں سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انجام دیا۔ جب حضورؐ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں ملیریا وبا کی صورت میں پھیل گیا اور آپؐ کے تمام مہاجر صحابہؓ اس مرض میں مبتلا ہو گئے۔ تاریخ میں صحابہؓ کے بیمار ہونے کا ذکر آتا ہے اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو معجزانہ طور پر اس سے محفوظ رکھا قریباً باقی تمام صحابہ رضوان کو بخار چڑھ آیا جب اس بیماری نے طول پکڑا تو آپؐ نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی اور قبولیتِ دعا کے نتیجہ میں یہ وبا دور ہوئی۔ پھر آپؐ نے صرف دعا پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ خدائی حکم کے مطابق اس بارہ میں تدبیر سے بھی کام لیا اوّل تو آپؐ نے شہریت کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی دوسرے آپؐ نے صفائی پر بے انتہا زور دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مدینہ جو پہلے یثرب (یعنی وباؤں کا گھر) کہلاتا تھا ہمیشہ کے لئے ملیریا کی وبا سے محفوظ ہو گیا۔ اس وقت کے بعد سے آج تک یعنی چودہ سال سے مدینہ میں ملیریا کبھی نہیں پھیلا۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی ایک تو شہریت کے اصولوں کو اپنائیں اور دوسرے اسلامی حکم کے مطابق صفائی کو اپنا شعار بنائیں۔ نیز دعائیں بھی کریں۔ اس طرح ہم ملیریا کا خاتمہ کرنے میں یقیناً کامیاب ہو سکتے ہیں آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے محکمہ انسداد ملیریا کے افسران کو یقین دلایا کہ ربوہ کے سارے شہری انسداد ملیریا کی مہم کو کامیاب بنانے میں ان سے پورا پورا تعاون کریں گے

آخر میں محترم چوہدری محمد عزیز الدین صاحب ریذیڈنٹ مجسٹریٹ چنیوٹ نے تقریر کرتے ہوئے محکمہ انسداد ملیریا کی کارگزاری پر خوشنودی کا اظہار فرمایا نیز اس امر کو بھی سراہا کہ محکمہ نے تحصیل چنیوٹ میں اپنی مہم کے آغاز کے لئے ربوہ کو منتخب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس مہم کے افتتاح کے لئے محکمہ نے ایک ایسا مقام منتخب کیا ہے جو ہر لحاظ سے موزوں اور افضل ہے کیونکہ تنظیم اور عمل کے لحاظ سے ربوہ کو ایک مثالی مقام کی حیثیت حاصل ہے۔ یہاں علی الخصوص یہ مہم بہت کامیاب ثابت ہوگی۔ آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی سرپرستی محکمہ انسداد ملیریا کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی اور انہیں اپنی مہم کو کامیابی سے چلانے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ آپ نے اسسٹنٹ ملیریا سپرنٹنڈنٹ صاحب چنیوٹ کو اپنی طرف سے اور تحصیل کی بنیادی جمہوریتوں کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مہم کی کامیابی کے لئے دعا کرائی۔ بعد ازاں دفاتر تحریک جدید کے ایک کمرے میں محترم چوہدری محمد عزیز الدین صاحب آر۔ ایم چنیوٹ نے اپنے ہاتھ سے سپرے کرکے انسداد ملیریا کی مہم کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد جملہ مہمانوں نے محکمہ کی طرف سے دیئے گئے عصرانہ میں شرکت کی۔

اس تقریب میں محترم چوہدری محمد عزیز الدین صاحب ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ملک عبدالحی صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس جھنگ، چوہدری سلطان محمود صاحب ایس ایچ۔ او تھانہ چنیوٹ نیز محکمہ انسداد ملیریا ضلع جھنگ و تحصیل چنیوٹ کے افسران کے علاوہ علاقہ کے جن رؤسا اور بنیادی جمہوریتوں کے اراکین نے شرکت کی ان میں ملک محمد خان صاحب نسوانہ چیئرمین یونین کونسل کانڈیوال، رجوعہ کے سید قاسم علی شاہ صاحب، سردار جعفر علی شاہ صاحب اور سید احمد شاہ صاحب، لالیاں کے میاں منظور الٰہی صاحب، سال کے حاجی اللہ دتہ صاحب، ٹل سرا کے مہر اللہ یار صاحب اور مہر محمد نواز صاحب نسوانہ شامل تھے۔

# مکرم منشی عزیز احمد صاحب وفات پا گئے

## اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم منشی عزیز احمد صاحب کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان مورخہ ۵ مئی ۱۹۶۶ء بروز جمعرات مکّی ہسپتال لائل پور میں بعمر قریباً ۵۵ سال وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ ایک ہفتہ قبل ربوہ میں اپنے زیر تعمیر مکان کی چھت سے گر کر شدید طور پر مجروح ہو گئے تھے اور لائل پور میں زیر علاج تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۶ مئی ۱۹۶۶ء کو نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ پڑھائی جس میں اہل ربوہ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے منشی صاحب مرحوم کی نعش کو شہداء کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحوم بہت نیک مخلص اور کم گو تھے آپ نے تیس سال تک صدر انجمن احمدیہ کے کارکن کی حیثیت سے خدمات سر انجام دیں۔ آپ نے چار بیٹیاں اور پانچ فرزند اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑے فرزند کے علاوہ سب بچے چھوٹے اور زیر تعلیم ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ منشی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر اور متکفل ہو آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴